تحقیقی مجلہ ''تصدیق''، شعبہ اردو، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد

جلد 02 شمارہ 04، 2022

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

CC BY
OPEN ACCESS

اقصیٰ ارشد

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر صدف نقوی

صدرِ شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

Aqsa Arshad **Email:** sadafnaqvi@gcwuf.edu.pk
Ph.D. Scholar, Department of Urdu, Government College Women University, Faisalabad

Dr Sadaf Naqvi **Email:** hod.urdu@gcwuf.edu.pk
Chairperson, Department of Urdu, Government College Women University, Faisalabad

مقصود جعفری شاعر ہفت زبان

POET OF SEVEN LANGUAGES: MAQSOOD JAFRI

DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v4i02.134

ABSTRACT

There has been a revolutionary development in different aspects of life during the last two centuries. Especially, the writers touched the esteem. Maqsood Jafari is a prominent figure in this regard. He is a poet, author, philosopher, column writer, politician, and versatile speaker as well. He performed in more than one field. His compositions in English, Urdu, Persian, Punjabi, and Kashmiri are more than 35. That's why he is regarded as the poet of seven languages. His compositions have a unique standard at the national and international levels. His every writing reveals a new topic. In this article, his poetry has been analyzed from different angles. A lot of messages thoughts and revolutionary ideas and spirit are topics of his poetry. His poetry is not imaginary.

KEYWORDS
Maqsood Jafri, English, Urdu, Persian, Punjabi, Kashmiri, Philosopher, Revolutionary, 20th Century, 21st Century

Received: 28-Dec-22 **Accepted**:28-Dec-22 **Online**: 30-Dec-22

مقصود جعفری کا شمار ان شعراء میں ہوتا ہے جو حدیث دل کو شعری پیکر میں مجسم کرتے ہوئے دل کے بنیادی تقاضوں کا احترام ہی نہیں کرتے بلکہ ان کی خوش رنگ اور خوش ادا ہمسفری کا لطف بھی اٹھاتے ہیں انھیں آنکھوں میں اتارتے ہیں۔ ایوان جاں میں سجاتے ہیں ان سے زندگی کے چین سیکھتے ہیں۔ زندگی کے تجربوں سے گزر کر آدمی زیادہ باشعور ہو جاتا ہے۔ لیکن مقصود جعفری کو ہمیشہ سے ایسا ادراک کچھ زیادہ ہی رہا انھوں نے دل کے انھی تقاضوں سے شعورِ آگہی کا سراغ پایا ہے۔

مقصود جعفری نامور استاد لکھاری اور دانشور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتیں ہیں جن کا یہ ساری کائنات مل کر بھی احاطہ نہیں

کر سکتی ان تمام نعمتوں میں سے سب سے ارفع واعلیٰ اور افضل ترین نعمت نعمت شعور کہلاتی ہے۔ حرف کی پہچان، لفظ کی شناخت، معانی و مفاہیم سے آگاہی، شعور ذات سے لے کر شعور کائنات تک کے سفر سے آشنائی کسی کسی کو عطا ہوتی ہے لیکن بفضل رب کریم یہ نعمت مقصود جعفری کو مالک کائنات نے عطا کر دی ہے۔ اس بات کا اظہار ان کی شاعری میں جگہ جگہ دکھائی دیتا ہے۔ مقصود جعفری اس بات کو کماحقہ پہچان چکے ہیں کہ کیا لکھنا ہے اور کیا نہیں لکھنا اور جو لکھنا ہے اُسے کیسے لکھنا ہے یہ بات ان کی شاعری قاری کو پوری طرح سمجھاتی ہے۔

جاؤ جا کر کبھی جعفری سے ملو
گر سکھا دے گا تفہیم اِسرار کا

مقصود جعفری نے اپنی شاعری کا آغاز ۱۹۶۳ء میں زمانہ طالب علمی میں کیا شاعری میں باقاعدہ اصلاح نہیں لی شروع میں اپنے والد صاحب کو اپنا کلام دکھاتے تھے۔ آپ کے خوش رنگ پیکر میں ایک رنگا رنگ شخصیت سمٹی ہوئی ہے۔ جس کے ہر رنگ سے ایک نیا آہنگ آشکار ہوتا ہے۔ آپ مختلف زبانوں کے ایسے باکمال ماہر ہیں کہ گفت وشنید تحریر و تقریر اور نظم و نثر میں سے جس پہلو سے بھی چاہیں سامعین و قارئین اور ہم جیسے نیاز مند ان قدیم کو متاثر کر لیتے ہیں۔ صرف متاثر ہی نہیں بلکہ مسحور بھی کرتے ہیں۔ جناب جعفری صاحب ایک ایسے باذوق انسان ہیں جو اپنی پوری شعوری تربیت اور جذبے کی نسبت سے روز مرہ کی مصروفیتوں اور ضرورتوں کے احساس سے بلند ہو کر کائنات کی کم دائم اور سرمدی نغمگی سے لفظوں کی غنائی تالیفات کی صورت پذیری اور جمالیاتی آہنگ کا ساتھ اختیار کرتے ہیں۔ شاعر کا مقصد ہی اپنے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ زبان چاہے جو بھی استعمال کرے اس کا مقصد اپنی بات دوسروں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ شاعر پر گزرنے والے لمحات جب پڑھنے والے کے دل میں پھانس کی مانند چبھ کر دھچکا سا لگتا ہے اور ایسے مسلسل دھچکے انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور ایسے لمحات میں شاعر ادیب یا دانشور اپنے طبقے کی نمائندگی احساسات و جذبات کے اظہار سے کرتا ہے اور یہ اظہار ہی اس کی پہچان کا سبب بنتا ہے یہی تمام صلاحیتیں معروف شاعر ادیب اور دانشور شخص مقصود جعفری میں موجود ہیں۔ آپ کے متعلق پروفیسر محمد جان عالم یوں رقمطراز ہیں:

"پروفیسر مقصود جعفری فارسی اور اردو کے کہنہ مشق شاعر ہیں جس طرح چہرے سے ہشاش بشاش نظر آتے ہیں اسی طرح ان کے کلام میں تازگی اور دلکشی ہوتی ہے۔"(۱)

شاعری فنون لطیفہ میں بلند ترین درجے پر فائز ہے اگر اس میں فکر و خیال کی بلندی فنی پختگی جدت اور حسن و توازن موجود ہو تو مقصود جعفری کی شاعری میں یہ سب کچھ بدرجہ اتم موجود ہے وہ ایک صاحب طرز شاعر ہیں جن کے قلم سے ان کے گہرے تفکر درد احساس اور جذبوں کی صدائیں لفظوں کے روپ میں نکلتی ہیں۔ ان کے ہاں موضوعات کی یکسانیت ہے نہ کہ روایت پرستی مثبت سوچوں اور امیدوں کے ساتھ مستقبل کی پیش گوئی کرنے والے محبت ہمدردی مساوات جیسے احساسات کی نمائندگی کرنے والے ہیں:

"جناب پروفیسر مقصود جعفری کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت کثیر المطالعہ سے انسان ہیں اور انھوں

نے فارسی کے شعری ادب کا گہرا مطالعہ کیا ہے اس مطالعہ کے آثار ان کے کلام پر بھی نظر آتے ہیں ان کا اسلوب اظہار بے ساختہ اور پر تاثیر ہے۔"(۲)

مقصود جعفری کی شعری دنیا ان کے اپنے انداز اور طرزِ فکر سے عبارت ہے۔ ان کی آواز اور لب ولہجہ اس افرادیت کا غماز ہے جو انھی سے مخصوص ہے ان کے یہاں ندرت ہے اور انوکھا پن جو انھیں معاصرین شعراء میں ایک الگ مقام پر فائز کرتا ہے۔ وہ خوش بیاں شاعر اور صاحب طرز ادیب ہونے کے علاوہ شعلہ بیان مقرر بھی ہیں ان کا بیان مبالغہ کی پرواز سے پاک اور واقعات کے تابع رہتا ہے

کے متعلق انجم فوقی بدایوانی کا یوں کہنا ہے کہ:

"جعفری شاعر بھی ہیں شاعر نواز بھی اور انھیں دو حیثیتوں کے درمیان مستقبل کی ایک تیسری شخصیت چمک رہی ہے جو خود انھیں کی ذات ہے انگریزی میں تو خیر وہ پروفیسر ہیں لیکن اردو فارسی میں بھی ان کا شعور ادب آشنا ہے بلکہ وہ شعر وادب کی صحیح سمت کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بڑے حوصلے کے ساتھ یہ شعر انھیں کا ہے:

تیرے ذوق ستم کی عمر دراز
ہر اذیت ہمیں گوارا ہے(۳)

شعر روحانی فیض کی ہی ایک شکل ہے اور سچا شعر اس فیض کے بغیر قلب انسانی پہ نازل ہی نہیں ہو سکتا جہاں رنگ وبو میں حرف و معنی کا یہ عرفان فقط ایک ہی صورت میں نصیب ہوتا ہے کہ جاودانی رحمت شامل حاصل ہو جائے۔ مقصود جعفری انھی شعراء میں سے ایک ہیں جنھیں یہ رحمت خاص شعر کی صورت میں عطا کی گئی ہیں بہ زبانِ شاعر:

مجھے شاعری سے غرض نہیں میرا حرف حرف ہے شعلہ ساں
یہ نوائے غیب ہے جعفریؔ یہ صدائے بال سروش ہے

ایک سے زائد زبانوں میں اہل زبان کی سی روانی سے شعر کہنے والا شاعر آپ کی ہستی اور نیستی کے لاتعداد پہلوؤں سے اس طرح روشناس کرواتا ہے کہ عام قاری بھی محسوس کر سکتا ہے کہ الفاظ میں معنی تہہ در تہہ چھپے ہوئے ہیں اور پڑھنے والا اپنی صوابدید اور بنیائی کے مطابق پروفیسر مقصود جعفری کے کلام سے فیضاب ہو سکتا ہے جیسے کہ غالب نے کہا تھا:

گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

شاعر معاشرے کے سماجی تانے بانے میں واقعہ ہونے والے تغیر مسلسل کو بے حد حساسیت سے دیکھتا ہے دکھ اور سکھ کے درمیان کے سارے رنگ اس کے اندر اترتے ہیں۔ اور اس طرح شاعر انسانی تجربات کی وہ آواز بن جاتا ہے کہ جسے عام انسان سنے تو اپنے

ہی دل کی آواز سمجھے۔ مقصود جعفری بھی ایک ایسی ہی شخصیت ہیں جو کئی زبانوں کے ماہر اعلیٰ درجے کے شاعر اور مقرر و معروف استاد ہیں پچھلی کئی دہائیوں سے اردو فارسی اور انگریزی میں ادبی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ضمیر جعفری کہتے ہیں:

> "میرے نزدیک پروفیسر مقصود جعفری بنیادی طور پر شاعر ہے اس کی خوبیوں کی دوسری سب نہریں شاعری ہی کے ---"پنج ند"--- میں سے نکلی ہیں اپنی کارکردگی میں بھی اس کی پہلی "وفاداری" شاعری ہی سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اس نے سب سے زیادہ شاعری ہی کو اپنے افکار کا وسیلہ اظہار بنایا ہے۔"(۴)

وسعت مطالعہ اور مسافت و مشاہدہ نے مقصود کی حساس طبیعت پر جو اثرات مرتب کئے اس کا اظہار انھوں نے شاعری نثر اور خطابت تین طریق سے کیا آپ موجودہ زمانے میں شاید واحد شخصیت ہیں جو سات زبانوں میں شاعری کا ملکہ رکھتے ہیں۔ بقول ضمیر جعفری:

> "پروفیسر مقصود جعفری جیسے قادر الکلام ہفت زبان دانشوروں کی تعداد ہمارے ملک میں دو ہاتھوں کی انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ یہ زبانیں اس کے اندر منجمد نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ بولتی ہیں وہ ان کے ساتھ بود و باش کرتا ہے کوئی کمتر صلاحیت کا شخص ہوتا تو مختلف زبانوں کی اس لسانی خانہ جنگی میں لہولہان ہو جاتا یا گونگا ہو جاتا ہے یہ امتیاز شائد تنہا مقصود جعفری کو حاصل ہے۔"(۵)

مقصود جعفری انگریزی ادب اردو کے استاد ہونے کے علاوہ فارسی، اردو، پنجابی اور کشمیری زبان کے شاعر بھی ہیں۔ آپ کشمیری بولتے ہیں تو وادی کشمیر کا کوئی مسلمان برہمن معلوم ہوتا ہے فارسی میں سرود کرے تو جیسے بلبل شیراز چہک رہا ہو یا کوئی شاہ دشمن ایرانی شہزادہ گفتار کرے اور انگریزی میں تو اس کا شعلہ خطابت انگریزی شاعری میں سے نکلتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہمارے ملک میں جو ہفت زبان شخصیات اس وقت موجود ہیں ہم ان کے علم و فضل کے معترف ہیں مگر ہمیں یہ کہنے کے لیے معاف رکھا جائے کہ ان کی یہ "نہریں" ان کے حویلیوں ہی کو سیراب کر رہی ہیں کس توری وہ ہے جو ہر نوں کا تعاقب کرے چنانچہ کوئی مقصود جعفری کو خطیب سمجھتا ہے کوئی ادیب و دانشور وہ اپنے علم و فضل اور شاعری کے حوالے سے ایک بے حد لائق تحسین و قابل تکریم شخصیت ہیں۔ یہی اس کی اہمیت ہے یہی اس کی طاقت ہے جعفری صاحب اپنے ایک مطبوعہ انٹرویو میں بتاتے ہیں کہ:

> "میں نے پنجابی کشمیری، اردو، فارسی اور انگریزی میں باقاعدہ شاعری کی ہے ہے اور کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں اس کے علاوہ عربی اور فرانسیسی کا بھی مطالعہ کیا ہے اور کچھ اشعار کہے ہیں۔"(۶)

مقصود جعفری کے شاعری کے مجموعے کی دنیا میں ان کے بلند مقام کی گواہی دیتے ہیں اور ان کے بلند مرتبے کا پاسدار بھی ہیں وہ ایسے باذوق انسان ہیں جو اپنی پوری شعوری تربیت اور جذبے کی نسبت سے روزمرہ کی مصروفیتوں اور ضرورتوں کے احساس سے بلند ہو کر کائنات کی دائم اور سرمدی نغمگی سے لفظوں کی غمنائی تالیفات کی صورت پذیری اور جمالیاتی آہنگ کا ساتھ اختیار کرتے ہیں جعفری صاحب مڈویک کے لیے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں:

"میری شاعری تین خانوں میں ہے رومانوی، انقلابی اور فکری۔"(۷)

مقصود جعفری اردو اور پنجابی میں شاعری کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی اور فارسی میں بھی شاعری کرتے ہیں حالاں کہ حسن و جمال ان کی شاعری کا محور و مرکز رہتا ہے۔ آپ ایک ہمہ جہت شاعر مفکر اور دانشور ہیں جن کے قلم سے ان کے گہرے تفکر درد احساس اور جذبوں کی صدائیں لفظوں کے روپ میں نکلتی ہیں وہ ایک صاحب طرزِ شاعر ہیں۔ ڈاکٹر محمد وسیم انجم رقمطراز ہیں:

"مقصود جعفری کثیر الجہات اور کثیر المطالعہ شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ نے انگریزی، اردو، عربی، فارسی، کشمیری، پنجابی اور پوٹھوہاری زبانوں میں اپنی نگارشات پیش کی ہیں۔ علامہ اقبال بھی کشمیری اور بارہ زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ ان کی طرح مقصود جعفری بھی ہفت زبان شاعر اور نثر نگار ہیں آپ کی تحریروں میں علامہ اقبال، میر تقی میر، غالب، جگر، فیض، ساغر، امیر خسرو، خیام، رومی، حافظ سعدی اور میاں محمد بخش کی جھلک نمایاں ہے۔"(۸)

شاعر ہفت زبان ممتاز خطیب ادیب کالم نگار مدیر مفکر فلسفی اور استاد ہیں۔ آپ نے تمام عمر نور اور علم بانٹا نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی کبھی کسی کا راستہ نہیں روکا۔ آپ نے اردو فارسی کشمیری، پہاڑی عربی فارسی اور انگریزی کے بے بدل اور شعلہ بیان مقرر اور شاعر ہیں آپ ایک مطبوعہ انٹرویو میں بتاتے ہیں کہ:

"ورثے میں کشمیری ملی پنجاب میں ہجرت کی تو گلی کوچوں میں پنجابی ملی، سکولوں میں اردو اور کالجوں میں انگریزی ملی۔ اپنا علمی اور ادبی ذوق بنا تو فارسی عربی اور فرانسیسی سیکھ لی لیکن میں نے توجہ اردو اور انگریزی پر رکھی۔"(۹)

آپ شعلہ بیان مقرر بے باک خطیب ایک جلیل القدر استاد ایک جید عالم و فاضل اور ایک نہایت زود گو اور پُر مغز شاعر ہفت زباں ہیں۔ آپ نے دیگر زبانوں میں کئی کتابیں لکھ کر اپنی نثری و شعری عظمت کی دھاک بٹھا دی ہے۔ اپنے ایک مطبوعہ انٹرویو میں وہ بتاتے ہیں کہ:

"فارسی پر مکمل دسترس رکھتے ہیں اردو اور پنجابی میں شاعری کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی شاعری کرتے ہیں انہیں شاعر ہفت زبان کہا جاتا ہے۔"(۱۰)

مقصود جعفری کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت کثیر المطالعہ انسان ہیں ان کا اسلوب اظہار بے ساختہ اور پر تاثیر ہے۔ آپ نے متعدد زبانوں میں شاعری کی ہے۔ پروفیسر جعفر بلوچ یوں رقمطراز ہیں:

"جناب مقصود جعفری انگریزی ادبیات کے استاد ہیں ان کا فارسی زبان و ادب سے گہرا علمی اور تخلیقی شغف ان کے وسیع تر دائرہ علمی پر دلالت کرتا ہے۔ بلکہ حلقہ زنجیر کے دیباچہ نگار جناب فضل الرحمن عظمی کے بقول جناب مقصود جعفری ہفت زبان شاعر ہیں کہ انھوں نے اردو فارسی انگریری پنجابی کشمیری اور دیگر زبانوں میں دادِ سخن دی ہے۔"(۱۱)

روشنیوں کی لہروں میں تیرتی اور دلوں پر بے پناہ محبتوں کی چاندنی چھڑکتی پروفیسر مقصود جعفری جیسی نابغہ روز گار غیر معمولی صلاحیتوں سے مزین اور ان گنت اوصاف سے آراستہ صبا انداز شخصیت پر کمند ڈالنا اور اس کی گونا گوں جہات وصفات کو احاطہ تحریر میں لانا

بلا شبہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے کیونکہ بعض شخصیات اتنی وسیع اتنی جامع اور اتنی ہمہ گیر ہوتی ہیں کہ لفظ لاکھ کوشش کے باوجود ان کے پھیلاؤ پر غالب نہیں آسکتا اور ان کے جہاں جمال کی عشوہ طرازیوں کے سامنے اظہار کی ہر پوشاک تنگ پڑ جاتی ہے آپ جیسے جیسے ان کے کلمات کی ورق گردانی کرتے جائیں گے ان کی ذات میں چھپے اسرار کی نئی نئی گرہیں کھلتی چلی جائیں گی اور حیرتوں کے اتنے باب واہوتے جائیں گے کہ حروف و قلم کے لیے ان کا سمیٹنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا دراصل یہی وہ منور و تابندہ اور جگمگاتے لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے زندگی میں حسن اور کائنات میں وقار نکھار اور اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ جعفری صاحب کی شعری جہتیں ان گنت ہیں لیکن ان کی شاعری کا سب سے اہم موضوع انسان ہے یہاں ان کا فکری رویہ پوری قوت اور آب و تاب کے ساتھ سنت الٰہی کی پیروی کرتا نظر آتا ہے کہ قرآن حکیم کا سب سے اہم اور مرکزی موضوع بھی انسان ہی کو بنایا گیا ہے۔ اس اعتبار سے جعفری صاحب کو شاعرِ انسانیت کہنا بے جا نہ گا۔ آپ کی ساری شاعری انسان دوستی اور احترام حسن آدمیت کے گرد گھومتی ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں وہ بتاتے ہیں کہ:

"وہ انسان کا بہت احترام کرتے ہیں تفرقہ بازی سے بالاتر گروہوں اور فرقوں سے ماورا محبت ان کا مسلک اور محبت ہی ان کی عبادت ہے دوسروں کو دکھی اور آزردہ دیکھ کر تڑپ اُٹھتے ہیں اسی لیے انہیں شاعرِ انسانیت کہا جاتا ہے۔"(۱۲)

مقصود جعفری عالمی سطح کے شاعر اور فلسفی ہیں ان کی انگریزی شاعری اور نثر کا مرکزی خیال انسان دوستی ہے ان کی ذات اور ان کے افکار حسب و نسب رنگ و نسل اور مذہب و ملت سے بالا انسانیت سے والہانہ محبت کے غماز ہیں۔ آپ انگریزی زبان کے ادیب اور خطیب ہونے کے علاوہ اردو اور فارسی کے بھی ممتاز شاعر ادیب اور خطیب ہیں۔ آزادی، انصاف، مساوات امن اور جمہوریت کے علم بردار ہیں۔ آپ کی شاعری انسانیت ساز اور انسانیت نواز درس معنی ہے اسی وجہ سے ادبی ناقدین نے آپ کو شاعر انسانیت کہا ہے۔ بقول ڈاکٹر اجمل نیازی:

"صدر حلقہ ارباب ذوق امریکہ نیویارک سے اشرف میاں نے مقصود جعفری کو شاعر انسانیت قرار دیا ہے۔ میاں صاحب نے مقصود جعفری کے لیے جوش ملیح آبادی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جوش نے مقصود جعفری کو مستقبل کا نامور شاعر قرار دیا ہے۔ اشرف میاں نے مقصود جعفری کو خطاب کا بطل جلیل کہا ہے آپ مذہبی رواداری کے زبردست نقیب ہیں۔"(۱۳)

شعر کی بنیاد جذبہ جب کہ فلسفہ کی بنیاد عقل ہے اصولی شاعروں نے انسان دوستی کو فکر و نظر کا محور بنایا ہے خدا کی عبادت اور انسان کی خدمت ہی اصل مذہب ہے۔ بقول ملک اشرف ذکی:

"مقصود جعفری تمام مذاہب کے احترام کے قائل ہیں۔ انسانی اقدار کے تحفظ کو لازمی گردانتے ہیں۔ اس کی ساری شاعری کا مرکز و محور صرف اور صرف محبت انسان ہے خدا کے نام پر انسانوں کا قتل خدا کے ساتھ مذاق ہے وہ امن و انسانیت کے پرچارک ہیں اسی بنا پر انھیں "شاعر انسانیت" کا خطاب دیا گیا ہے۔"(۱۴)

مقصود جعفری ایک ایسے خاندان و دودمان کے چشم و چراغ ہیں جن کی شرافت، نجابت، علوم و معارف اور ادبی و علمی مہارت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ خطہ پوٹھوہار کو جن علمی و ادبی شخصیات پر ہمیشہ ناز رہے گا ان معدودے چند دلنواز ادبی و علمی شخصیات میں مقصود جعفری صاحب کا نام نامی آتا ہے۔ علم کا میدان ہو کہ ادب کا شعبہ سیاست کے خارزار میں پھولوں کی بات چلے کہ خطابت میں اظہار کی شعلہ نوائی کا تذکرہ چھڑے بزم ادب کی رونقوں کا ذکر ہو کہ علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں کے تذکرے ہوں اخباری کالموں کی بحث ہو کہ اقبالیاتی ادب پر گفتگو ہو تدریس کی نزاکتوں کی زیر بحث لایا جائے کہ فلسفیانہ نکتہ آفرینیوں کی تفہیم کا مسئلہ در پیش ہو کونسا موضوع ہے جو زیر بحث آئے تو ادبی و علمی افق پر آپ کی من موہنی شخصیت کی علمی و ادبی خدمت کا منظر نہ چمکے ان کی شاعری کے مطالعے سے کھلتا ہے کہ انسان دوست شعری نظریے سے ان کی نظریاتی استقامت ان کے افکار و خیالات کے تار و پود میں ڈھل کر اپنی حریت آسا خوبیوں کا اعلان کرتی ہے انھوں نے اپنے شعری مجموعے کے لیے جو سفر نامے انتخاب کیئے ہیں۔ وہ اپنے تہہ دار و معنوی رخوں کو یوں واضح کرتے ہیں کہ انھیں پڑھتے ہی ایک ولولہ خیز اور انقلاب آفریں شعری احساس اپنے ہونے کی گواہی دینے لگتا ہے مثلاً "شعلہ کشمیر"، "گوشہ قفس"، "اوج دار"، "آتش غزل"، "حلقہ رنجیر" اور "روزنِ دیوارِ زنداں" آپ نے اپنی تخلیقی ریاضت کے آغاز سے لمحہ موجود تک ہر عہد اور ہر مقام پر انسانی عظمت کے گیت گائے ہیں۔ آپ تکریم انسانیت سے مالا مال جذبوں کے نمائندہ تخلیق کار ہیں۔ آپ جوش، اقبال، فیض، احمد ندیم قاسمی، احسان دانش، عدم، احمد فراز، مظفر وارثی، مجید امجد، حبیب جالب، سید ضمیر جعفری اور باقی صدیقی ایسے انسان دوست شعراء کی فکری روایت کے پاسدار ہیں۔ آپ کی ادبی خدمات کے سلسلے میں ڈاکٹر امبر یاسمین رقمطراز ہیں:

> "مقصود جعفری سیاسی ادبی اور معاشرتی مسائل پر گہری بصیرت رکھتے ہیں ان کے سخنورانہ افکار سے لبریز کالم پاکستان اور نیویارک (امریکہ) کے جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ اس عالمی شہرت یافتہ شاعر اور فلاسفر کی ادبی خدمات کو امریکہ، لندن اور کینیڈا کے شعراء ناقدرین اور اسکالرز نے بھی سراہا اور ان کے آثار کو ان ممالک میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔"(۱۵)

مقصود جعفری فلسفہ کے ڈاکٹر تو ہیں ہی علمی، سیاسی، ثقافی، عمرانی اور انسانی حقوق سے جڑے دیگر موضوعات پر بھی کتابیں کالمز اور آپ کا ضخیم شعری دیوان پاکستانی عوام کے لیے رہنمائی کا سبب ہے آپ کی ادبی، علمی، سیاسی، سماجی معاشرتی اور مذہبی موضوعات پر گہری نگاہ ہے۔ ادبی دنیا میں بلند د قامت شعری جہاں میں وسیع النظر اور ثقافتی سطح پر وسیع المشرب ہیں۔ آپ کے بارے میں عالمی شہرت یافتہ مصنفہ محقق شاعرہ صدف مرزا کہتی ہیں:

> "جعفری صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے کثیر الجہات کارناموں میں انتخاب کرنا بذات خود ایک کارنامہ ہے۔ سیاسات ہو یا ادبیات، لسانیات ہو یا سماجیات مقصود جعفری سارے پس منظر کے علم کے سارے پیش منظر کو ادراک اور علم کے نور سے معمور کرنے پر قادر ہیں چہار سو میں ہفت لسان شاعری کا علم بلند کیے فارسی انگریزی، اردو، پنجابی، عربی، کشمیری اور پونچھی زبان جیسے وسیع اللسان خزانے میں گہر اگراں مایہ کا اضافہ کرتے ہیں۔"(۱۶)

مقصود جعفری حرف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک محقق دانشور اور نقاد بھی ہیں۔ ملک کے ممتاز انگریزی اور اردو اخبارات میں ان کے کالم شائع ہوتے ہیں جن میں زندگی کے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا جاتا ہے آپ نے کشمیر کی تحریک آزادی پر بھی قابل فخر علمی کام کیا ہے۔ جس میں نہ صرف پاکستان اور کشمیر کے دونوں اطراف بلکہ دنیا بھر میں پذیرائی کی جاتی ہے اور جدوجہد آزادی کے موضوع پر حوالے کا بنیادی کام قرار دیا جاتا ہے۔ آپ کی علمی وادبی اور سیاسی زندگی اور خدمات پر مشاہیر عالم نے اپنی آراء سے نوازا جو آپ کی زندگی کا اثاثہ ہے۔

معاشرتی، مذہبی موضوعات پر گہری نظر ہے جس کا اظہار اپنی نظم و نثر میں برملا کرتے ہیں آپ نے انگریزی، اردو عربی فارسی کشمیری، پنجابی اور پوٹھوہاری زبانوں میں اپنی نگارشات پیش کی ہیں۔ آپ نے اردو اور انگریزی زبانوں میں کالم نگاری کی ہے آپ کے کالم موقر روز ناموں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ آج کل روزنامہ نوائے وقت میں "حکمت و حکومت" کے عوان سے کالم شائع ہو رہے ہیں آپ کا علمی و ادبی خدمات کے حوالے سے دائرہ کار اتنا وسیع ہے کہ ادبی ناقدین بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے:

> "امریکہ میں بابائے اُردو مامون ایمن نے مقصود جعفری کا ادبی مقام متعین کرنے کی کوشش کی ہے ان کے نزدیک آپ صاحب اسلوب شاعر ہیں ادبی ناقدین نے انھیں شاعرِ انسانیت قرار دیا ہے۔"(۱۷)

مقصود جعفری کی دو درجن سے زائد کتب طبع ہو کر علمی وادبی حلقوں میں داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ آپ کی تصانیف محض گنتی ہی میں نہیں بلکہ ادبی اور فکری اعتبار سے بھی قابل قدر ہیں۔ "روزنامہ نوائے وقت" میں "حکمت و حکومت" کے عنوان سے نہ صرف ہفتہ وار کالم لکھتے ہیں بلکہ خوب لکھتے ہیں جعفری صاحب کالم نگاری کے حوالے سے بات کرتے ہیں کہ:

> نومبر ۲۰۰۳ء کو امریکہ گیا اور وہاں قیام کے دوران وہاں کے معروف اردو ہفت روزہ اردو ٹائمز نیویارک میں ایڈیٹر صاحب کی فرمائش پر کالم لکھے۔ ۲۰۰۶ء میں نیویارک سے ہی چند احباب نے اُردو اور انگریزی زبان میں "پاکستان ویکلی" کی اشاعت کی جس کا راقم الحروف چیف ایڈیٹر رہا ہے۔ "پاکستان ویکلی" میں زیادہ تر میرے کالم انگریزی زبان میں شائع ہو رہے ہیں لیکن چند اردو کالموں کو بھی شامل کر دیا ہے۔ یہ کالم مختلف موضوعات پر ہیں ان میں ادبی، علمی، سیاسی سماجی اور مذہبی موضوعات شامل ہیں۔"(۱۸)

مقصود جعفری ادبی فضاؤں میں تازہ ہوا کے جھونکے کی مانند ہیں آپ نے ادب کے میدان میں بہت زیادہ محنت کی ہے۔ آپ نے نیویارک کے ادبی حلقوں میں بہت جلد محنت اور فن کی پذیرائی حاصل کی۔ آپ کی اردو کالموں کی کتاب "چراغ افکار" میں ادبی، علمی، سیاسی اور سماجی موضوعات کو نہایت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ انداز بیان شستہ و شگفتہ ہے یہ کتاب اردو ادب کا یادگار سرمایہ و اثاثہ ہے۔ انجم بدایونی رقمطراز ہیں:

"موجودہ دور جعفری کی زود گوئی کا دور ہے۔ ان کی فکر اور طبع رسا جب اعتدال پر آئے گی تو نا ممکن ہے کہ مقصود جعفری کو ادبی و علمی تاریخ فراموش کر سکے۔ چوں کہ آج جو تاریخ ادب کا جزو ہے کل وہی مکمل تاریخ بھی ہو گا۔"(۱۹)

مقصود جعفری محفل ساز محفل آراء شخصیت اور نہایت ہی شائستہ کلام بزلہ سنج ہیں۔ آپ خانہ فرہنگ ایران میں فارسی شعر وادب کی محفلوں میں بھی شرکت کرتے رہے ہیں اور پاکستان نیشنل سنٹر اسلام آباد بھی ایک ایسا ہی مستقر تھا جس پر مقصود جعفری کے اندازِ گل افشانی تقریر کے جوہر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

حوالہ جات

1. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبدِ افلاک، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۸ء، ص: ۳۷
2. ایضاً، ص: ۲۴
3. ایضاً، ص: ۲۵
4. مقصود جعفری، پروفیسر، جبر مسلسل، اسلام آباد: پاک میڈیا فاؤنڈیشن، ۲۰۱۵ء، ص: ۱۰
5. ایضاً، ص: ۹
6. ایضاً، ص: ۲۰
7. ایضاً، ص: ۲۶
8. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبدِ افلاک، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۸ء، ص: ۴۰
9. ایضاً، ص: ۱۵
10. مقصود جعفری، پروفیسر، اوجِ دار، راولپنڈی: ایس ٹی پرنٹرز، جنوری ۲۰۱۰ء، ص: ۳۴
11. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبدِ افلاک، ص: ۲۳
12. مقصود جعفری، پروفیسر، اوجِ دار، ص: ۳۴
13. مقصود جعفری، پروفیسر، جبر مسلسل، ص: ۱۷
14. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبد افلاک، ص: ۳۲
15. مقصود جعفری، پروفیسر، روزنِ دیوارِ زنداں، ص: ۱۵
16. ایضاً، ص: ۳۰
17. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبدِ افلاک، ص: ۴۱
18. مقصود جعفری، پروفیسر، چراغِ افکار، راولپنڈی: ایس ٹی پرنٹرز، ۲۵ جولائی ۲۰۰۸ء، ص: ۹
19. مقصود جعفری، پروفیسر، گنبد افلاک، ص: ۳۶